وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ

(اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے دور کر دیں گی ، (۱۶ انعام : ۱۵۳)

راہِ ہدایت

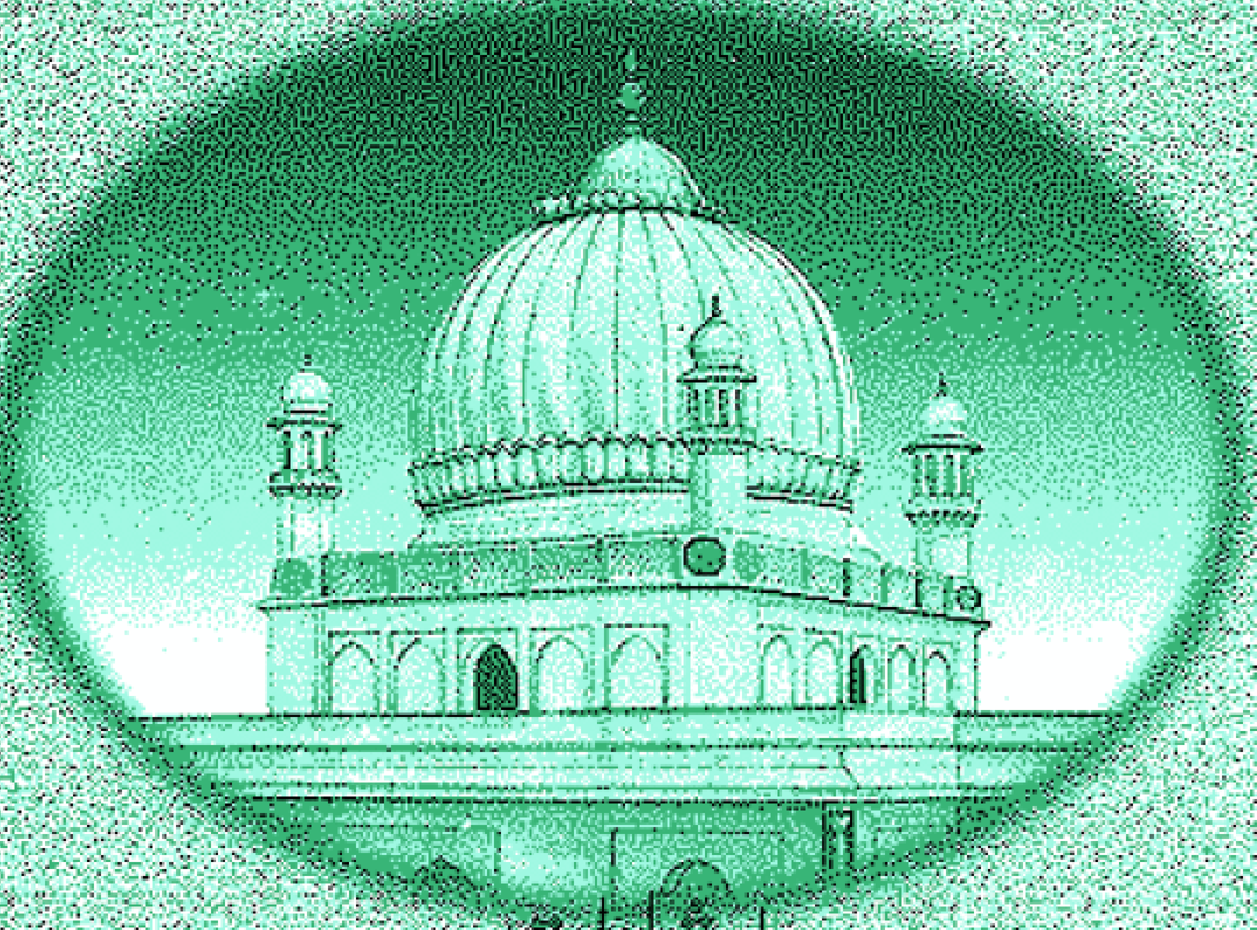

ارشادات

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء

ادارہ مسعودیہ

۲/۶ ، ۵ - ای ، ناظم آباد کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشـــــــادات

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ اُس کے ارشادات ہیں جو اسلام کا داعی تھا اور سنت نبوی کا بہترین نمونہ۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ اُس کے ارشادات ہیں جس کا پیغام عالمگیر و ہمہ گیر ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ اُس کے ارشادات ہیں جس کو سب جانتے، مانتے اور چاہتے ہیں۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ اُس کے ارشادات ہیں جس کی صحبت میں ہزاروں لاکھوں بگڑے ہوئے انسان بن سنور گئے اور ایمان سے محروم، ایمان سے آراستہ و پیراستہ ہو گئے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ اُس کے ارشادات ہیں ملت اسلامیہ کی نبض پر جس کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارشـــــادات

❂ .... یہ اُس کے ارشادات ہیں جو اسلام کا داعی تھا اور سنت نبوی کا بہترین نمونہ۔

❂ .... یہ اُس کے ارشادات ہیں جس کا پیغام عالمگیر وہمہ گیر ہے۔

❂ .... یہ اُس کے ارشادات ہیں جس کو سب جانتے ، مانتے اور چاہتے ہیں۔

❂ .... یہ اُس کے ارشادات ہیں جس کی صحبت میں ہزاروں لاکھوں بگڑے ہوئے انسان بن سنور گئے اور ایمان سے محروم، ایمان سے آراستہ وپیراستہ ہو گئے۔

❂ .... یہ اُس کے ارشادات ہیں ملت اسلامیہ کی نبض پر جس کا

ہاتھ تھا۔

۞ .... یہ اس کے ارشادات ہیں جو مومنانہ فراست اور مدبرانہ حکمت کا مالک تھا۔

۞ .... یہ اُس کے ارشادات ہیں جس نے دین وایمان کی حفاظت میں اپنے جان ومال اور عزت وناموس کی پرواہ نہ کی۔

۞ .... یہ اُس کے ارشادات ہیں جس نے کسی مرحلے پر دشمنان اسلام سے دوستی نہ کی۔

۞ .... یہ اُس کے ارشادات ہیں جس نے ملت اسلامیہ کو گستاخان رسول کے شر سے آگاہ کیا۔

۞ .... یہ اُس کے ارشادات ہیں جس نے بدعات کے اندھیروں میں سنت کا اجالا کیا۔

۞ .... یہ اُس کے ارشادات ہیں جس کے دامن سے وابستہ مجاہدین نے سُپر طاقت کے دعویداروں کے ہوش اڑا دیئے۔

۞ .... یہ اُس کے ارشادات ہیں جس کے ماننے والے ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔

۞ .... یہ اُس کے ارشادات ہیں جو اہل سنت و جماعت کا مقتدا اور رہنما تھا اور ہے۔

اے سعادت مند (سب سے پہلے) ہم پر آپ پر لازم ہے کہ
کتاب وسنت کے مطابق اپنے عقائد کی تصحیح کریں جس طریقہ (پرکہ) علماء
اہل حق شکر اللّٰہ تعالیٰ سعیھم نے کتاب وسنت کو سمجھا ہے اور
اس سے اخذ کیا، اگر ہمارا اور آپ کا سمجھنا ان بزرگواروں کے فہم اور
رائے کے موافق نہیں ہے تو وہ حدود اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ ہر بدعتی
اور گمراہ اپنے باطل احکام کو کتاب وسنت کے احکام کے مطابق سمجھتا ہے
اور ان کو وہیں سے اخذ کرتا ہے ---- دوسرے احکام شرعیہ حلال و
حرام، فرض و واجب کا علم حاصل کرنا ---- تیسرے علم کے مطابق عمل
کرنا ---- چوتھے تصفیہ وتزکیہ جو کہ خاص صوفیۂ کرام قدس اللہ تعالیٰ
اسرارھم کے ساتھ مخصوص ہے ---- لہذا جب تک اپنے عقائد کو درست
نہ کریں، احکام شرعیہ کا علم کچھ فائدہ نہیں دیتا اور جب تک یہ ہر دو (یعنی
عقائد وعلم شریعت) متحقق نہیں ہو جائیں، علم نفع نہیں دیتا، اور جب تک یہ

تینوں (یعنی عقائد، علم شریعت اور علم کے مطابق عمل) میسر نہ ہو جائیں

تزکیہ و تصفیہ کا حاصل ہونا محال ہے----

(مکتوبات امام ربانی، جلد اول، مکتوب نمبر ۱۵۷، بنام حکیم عبدالوہاب، ص، ۳۴۸، کراچی ۱۹۸۸ء)

(۲)

آپ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ نے فرمایا:

''سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا''

اور آپ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ نے فرمایا:

''میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور مومن

میرے نور سے پیدا ہوئے ہیں''

لہذا لازمی طور پر حق جل وعلا اور تمام حقائق کے درمیان آپ واسطہ ہیں، اور آپ علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ کے واسطہ کے بغیر کسی کو بھی مطلوب تک وصول محال ہے۔ پس آپ انبیاء و مرسلین کے نبی ہیں اور آپ کا بھیجنا تمام جہان والوں کے لئے رحمت ہے، یہی وجہ ہے انبیاء

اولوالعزم اصالت کے باوجود آپ کی اتباع کے خواہاں ہیں اور آپ علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی امتیوں میں داخل ہونے کی آرزومند ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

(مکتوب نمبر ۱۲۲، جلد سوم، ص ۳۷۸، بنام مولانا حسن دہلوی)

(۳)

اگرچہ اس مقام والا دوسرے لوگوں کے ساتھ بشریت میں شرکت رکھتا ہے اور بشریت کی صفات کے صادر ہونے میں دوسروں کے ساتھ برابر ہے لیکن اس سے ---- بشریت کی صفات کا ظہور عرضی ہے جو کہ ہمسائیگی کی وجہ سے آیا ہے اور دوسروں میں یہ ذاتی اور اصلی ہے، ان دونوں میں بڑا فرق ہے ---- عام لوگ ظاہری شرکت کو دیکھتے ہیں اور خواص بلکہ اخص خواص کو اپنے رنگ میں تصور کر کے مقام انکار اور اعتراض میں آجاتے ہیں اور محروم رہ جاتے ہیں ----

(مکتوب نمبر ۹۴، جلد دوم، ص ۳۰۴، بنام مولانا عبدالقادر انبالوی)

(۴)

جن محروموں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بشر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح اُن کو تصور کیا تو لازمی طور پر وہ (اُن کے) منکر ہو گئے، اور جن سعادتمندوں نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسالت اور رحمتِ عالمیان کے عنوان سے جانا اور باقی تمام لوگوں سے ممتاز دیکھا وہ ایمان کی دولت سے مشرف ہو گئے اور نجات پا گئے----

(مکتوب نمبر ۶۴، جلد سوم، ص ۱۸۸، بنام مخدوم زادگان خواجہ محمد سعید و خواجہ محمد معصوم سلمہما اللہ تعالیٰ)

(۵)

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان کو اس دنیا میں کیا پا سکتے ہیں اور آپ کی عظمت و بزرگی کو اس جہاں میں کیا پہچان سکتے ہیں کیونکہ اس دار ابتلا (دنیا) میں سچ جھوٹ کے ساتھ اور حق باطل کے ساتھ ملا ہوا ہے لیکن قیامت کے دن آپ کی عظمت و بزرگی معلوم ہو جائیگی جبکہ آپ پیغمبروں کے امام ہوں گے اور ان کی شفاعت کرنے

والے ہوں گے اور حضرت آدم علیہ السلام، ان کے علاوہ تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ افضلھا ومن التسلیمات اکملھا ان کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے---- (جلد دو، مکتوب نمبر۷، ص ۱۴۱ بنام مولانا عبدالحیٔ جامع مکتوب شریف جلد دوم)

(۶)

دونوں جہاں کی سعادت سید کونین علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ افضلھا ومن التسلیمات اکملھا کی اتباع سے وابستہ ہے اور بس اور آنحضرت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت اسلام کے احکام بجالانے میں اور کفریہ رسومات کے دور کرنے میں ہے کیونکہ اسلام اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں، ایک کو اختیار کرنا دوسرے کو رد کرنا ہے، ان دوضدوں کے جمع ہونے کا احتمال محال (ناممکن) ہے اور ایک کو عزت دینے سے دوسرے کی تذلیل لازم آتی ہے----حق سبحانہ تعالیٰ اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والتحیہ سے فرماتا ہے:

''اے نبی کفار ومنافقین سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو''

(سورۂ تحریم، آیت نمبر۹)

پس حق (تعالیٰ) نے اپنے پیغمبر علیہ الصلوۃ السلام کو جن کی صفت خُلق عظیم ہے کفار سے جہاد اور سختی کا حکم فرمایا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ان (کفار) کے ساتھ سخت رویہ اختیار کرنا بھی خلق عظیم میں داخل ہے۔ پس اسلام کی عزت کفر اور کفار کی ذلت وخواری میں ہے، جس نے کفار کو عزیز رکھا اس نے اہل اسلام کو ذلیل کیا۔ ان کو عزت دینے کا مطلب یہی نہیں ہے کہ ان کی (خواہ مخواہ) تعظیم کریں یا ان کو اونچی جگہ بٹھائیں بلکہ ان کو اپنی محفلوں میں جگہ دینا یا ان کے ساتھ ہمنشینی رکھنا اور ان سے خلط ملط ہونا بھی ان کو عزت دینے میں داخل ہے، ان کو کتوں کی طرح اپنے سے دور رکھنا چاہیے اور دنیاوی ضرورتوں میں سے کوئی غرض ایسی آن پڑے جو اُن سے متعلق ہو اور بغیر اُن کے حل نہ ہو سکے تو بے اعتنائی کا طریقہ اختیار کرتے ہوئے ضرورت کے مطابق ان سے کام لینا چاہیے اور اسلام کا کمال تو یہ ہے کہ اس دنیاوی غرض کو بھی بالائے طاق رکھتے ہوئے ان کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیے۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اہل کفر کو اپنا اور اپنے پیغمبر کا دشمن فرمایا ہے۔ لہذا خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں کے ساتھ میل جول اور محبت رکھنا بڑے بھاری گناہوں میں سے ہے۔ (جلد اول، مکتوب نمبر ۱۶۳، بنام شیخ فرید بخاری، ص ۳۶۱)

(۷)

اور آنحضرت ﷺ سے کمال درجہ محبت کی علامت آپ کے دشمنوں سے کامل درجہ بغض رکھنا اور آپ کی شریعت کے مخالفین کے ساتھ عداوت کا اظہار کرنا ہے، محبت میں سستی کی کوئی گنجائش نہیں، محب، محبوب کا دیوانہ ہوتا ہے اور وہ مخالفت کی تاب نہیں رکھتا اور محبوب کے مخالفین سے کسی طرح بھی صلح و آشتی نہیں کرتا---- دو مختلف محبتیں ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتیں---- تضادات کا جمع ہونا امر محال سے ہے---- ایک سے محبت کے لئے دوسرے کی عداوت لازم ہے---- خوب اچھی طرح غور کرنا چاہیے، ابھی معاملہ ہاتھ سے نہیں نکلا ہے، گزشتہ کا تدارک کیا جا سکتا ہے، کل جب کام ہاتھ سے نکل جائے گا سوائے ندامت و شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ (جلد اول، مکتوب نمبر ۱۶۵، بنام شیخ فرید بخاری، ص ۳۶۷-۳۶۶)

(۸)

تمام وعظوں کا خلاصہ اور تمام نصیحتوں کا لب لباب دین دار

لوگوں اور صاحب شریعت حضرات کے ساتھ میل جول میں خوش رہنا ہے---- دین و شریعت کا پابند ہونا، اہل سنت و جماعت کے طریقہ حقہ کے سلوک سے وابستہ ہے---- ان بزرگوں کی اتباع و پیروی کے بغیر نجات ناممکن ہے اور ان لوگوں کی آراء کی پیروی کے بغیر فلاح دشوار ہے، اس بات پر تمام عقلی و نقلی اور کشفی دلائل شاہد ہیں اور ان میں اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں ہے---- اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص ان بزرگوں کے صراط مستقیم سے رائی کے دانے کے برابر بھی ہٹ گیا ہے تو اس کی صحبت کو زہر قاتل جاننا چاہیے اور اس کی مجالست کو سانپ کا زہر سمجھنا چاہیے---- (جلد اول، مکتوب نمبر ۲۱۳ ر بنام شیخ فرید بخاری، ص ۹۳)

(۹)

بے باک (آزاد خیال) طالب علم چاہے کسی بھی فرقے سے ہوں دین کے چور ہیں---- ان کی صحبت سے پرہیز کرنا ضروریات دین میں سے ہے، یہ فتنہ فساد جو دین میں پیدا ہو گیا ہے اسی جماعت کی بدبختی کی وجہ سے ہے کیونکہ انہوں نے دنیاوی اسباب کے خاطر اپنی

آخرت کو تباہ و برباد کر دیا ہے----

(جلد اول، مکتوب نمبر ۲۱۳ ربنام شیخ فرید بخاری، ص ۹۳)

(۱۰)

علماء کے لئے دنیا کی محبت اور اس میں رغبت کرنا ان کے جمال کے چہرے کا بدنما داغ ہے۔ مخلوقات کو اگرچہ ان سے بہت سے فائدے حاصل ہوئے ہیں لیکن ان کا علم ان کے اپنے حق میں نفع بخش نہ ہوا ---- یہ علماء (علماء سوء) پارس پتھر کے مانند ہیں کہ تانبے لوہے کی جو چیز بھی اس کے ساتھ رگڑ کھاتی ہے سونا ہو جاتی ہے اور وہ خود اپنی ذات میں پتھر ہی رہتا ہے---- بیشک قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب کا مستحق وہ عالم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کے علم سے کچھ نفع نہ دیا---- (جلد اول، مکتوب نمبر ۳۳، بنام ملا حاجی محمد لاہوری، ص ۱۳۳-۱۳۲)

(۱۱)

اے میرے بھائی! آپ نے ظاہری طور پر فقراء کی ہمنشینی سے

تنگ دل ہو کر دولت مندوں کی مجلس اختیار کر لی ہے (یہ کام) بہت برا کیا ---- آج (دنیا میں) اگر آپ کی آنکھ بند ہے تو کل (قیامت کے دن) کھل جائے گی، اس وقت ندامت و پشیمانی کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہوگا، آگاہ کر دینا ضروری ہے---- اے بوالہوس! تمہارے معاملہ دو حال سے خالی نہیں، دولت مندوں کی مجلس میں دلجمعی ملے گی یا نہیں، اگر اس سے (دلجمعی) مل جائے تو برا ہے اور اگر نہ ملے تو اس سے بدتر ہے---- (مکتوب نمبر ۱۳۲، جلد اول، ص ۳۲۱، بنام ملا محمد صدیق بدخشی)

(۱۲)

گزشتہ صدی (دسویں صدی ہجری) میں جو بھی مصیبت اسلام اور اہل اسلام کے سر پر آئی وہ اسی جماعت کی بدبختی اور بے باکی کی وجہ سے تھی ---- بہتر ۷۲ فرقے جنہوں نے گمراہی کا راستہ اختیار کیا ان سب کے مقتداء و پیشوا یہی برے علماء ہوئے ہیں، بہت کم لوگ ہیں جو علماء کے بغیر گمراہ ہوئے ہوں اور ان کی گمراہی کا اثر دوسرے لوگوں تک پہنچا---- (جلد اول، مکتوب نمبر ۴۷ بنام شیخ فرید بخاری، ص ۱۷۳)

(۱۳)

جس طرح مخلوق کی نجات علماء کے وجود کے ساتھ وابستہ ہے، دنیا کا خسارہ بھی انہیں پر موقوف ہے---- علماء میں سے بہترین عالم تمام دنیا کے انسانوں میں سب سے بہتر ہے اور علماء میں سے بدترین عالم تمام دنیا کے انسانوں میں سب سے بدتر ہے (کیونکہ) ہدایت و گمراہی انہیں کی ذات کے ساتھ وابستہ ہے---- کسی بزرگ نے ابلیس لعین کو دیکھا کے فارغ و بیکار بیٹھا ہے انہوں نے اس (بیکاری) کا سبب پوچھا اس (ابلیس) نے جواب دیا کہ اس وقت کے علماء (علماء سوء) میرا کام کر رہے ہیں اور بہکانے اور گمراہ کرنے میں وہ کافی ہیں---

(جلد اول، مکتوب نمبر ۵۳، بنام شیخ فرید بخاری، ص ۱۸۳)

(۱۴)

شرعی احکام علماء آخرت سے دریافت کرنے چاہئیں، ان کی بات میں بڑی تاثیر ہے شاید ان کے الفاظ کی برکت سے اس پر عمل کی

توفیق بھی حاصل ہو جائے۔ علماءِ دنیا سے جنہوں نے علم کو مال و جاہ کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے دور رہنا چاہیے----

(جلد اول، مکتوب نمبر ۷۳، بنام قلیج اللہ بن قلیج خان، ص ۲۲۴)

(۱۵)

علماء سوء جو دین کے چور اور ڈاکو ہیں ان کا مقصود حب جاہ و ریاست اور مخلوق کے نزدیک قدر و منزلت حاصل کرنا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے فتنے سے بچائے---- (جلد اول، مکتوب نمبر ۱۵۴، بنام صدر جہاں، ص ۵۴)

(۱۶)

اس میں شک نہیں کہ نفس کی مخالفت کی رعایت تمام طریقوں سے زیادہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں ہے کیونکہ ان بزرگوں نے عزیمت پر عمل کیا ہے اور رخصت سے اجتناب کرتے ہیں اور یہ بات معلوم ہے کہ عزیمت میں ہر دو جز یعنی حرام اور فضول سے پرہیز کی رعایت کی گئی ہے بخلاف

رخصت کے جس میں حرام سے اجتناب کیا گیا ہے۔۔۔۔

(جلد اول، مکتوب نمبر ۲۸۶، بنام خلیفۂ اجل مولانا امان اللہ فقیہہ، ص ۳۶۶)

(۱۷)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے کسی نیک کام کی بنیاد رکھی تو اس کو اس کا ثواب ملے گا اور اس شخص کا بھی ثواب ملے گا جو اس پر عمل کرے گا۔۔۔۔ اسی طرح ہر وہ نیک کام جو کسی امتی سے وجود میں آتا ہے اس عمل کا جس قدر عامل کو ثواب ملے گا اسی قدر اجر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ملتا ہے بغیر اس کے کہ عامل کے اجر میں کسی قسم کی کمی واقع ہو۔۔۔۔ (مکتوب نمبر ۵۷، جلد دوم، ص ۲۰۸، بنام ملا غازی نائب)

(۱۸)

پس اکابر دین اور بزرگوارانِ اسلام پر طعن و مذمت کرنے سے بہت ڈرنا چاہیے۔۔۔۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کلمۂ اسلام بلند کرنے

کے خاطر اور حضرت سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امداد میں سر توڑ کوششیں کی ہیں اور رات دن خفیہ وعلانیہ دین کی تائید کے لئے اپنے اموال خرچ کئے ہیں اور رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ کی محبت میں اپنے خویش و اقارب ، مال و اولاد، ازواج، گھربار، وطن، کھیتی باڑی، باغ و درخت، کنوؤں اور نہروں سب کو چھوڑ دیا اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کو اپنی ذات پر ترجیح دی اور اپنے اموال و اولاد کے مقابلے میں آپ کی محبت کو اختیار کیا ---- (مکتوب نمبر ۳۶، جلد دوم، ص ۱۱۹، بنام خواجہ محمد تقی)

مرتبہ

ابن مسعود ملت ابوالسرور محمد مسرور احمد

کراچی

(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

صفر المظفر ۱۴۲۲ھ / مئی ۲۰۰۱ء